انبیاء علیہم السلام کی بشریت کا ثبوت قرآن سے

(از مولوی عبد المجید صاحب مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰىٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورہ کہف پ۱۶) یعنی اے نبی آپ کہدیں کہ تم لوگوں کی طرح میں بھی ایک انسان ہوں وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ یہ آیت اس بات پر صاف دلالت کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہونے میں دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان تھے۔ دوسری جگہ فرمایا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ۱۵ بنی اسرائیل) یعنی اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہدیجئے کہ میرا خدا ان تمام عیبوں سے پاک ہے میں تو ایک انسان ہوں خدا کا پیغام پہنچانے والا۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل) یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے نبی آپ فرمادیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ اس آیت سے اصولی طور پر یہ بات معلوم ہوئی کہ چونکہ پیغمبر انسانوں کی ہدایت کیلئے آتے ہیں اسلئے وہ بھی انسان ہی ہونے چاہئیں اس کے برخلاف کافروں کا یہ خیال تھا کہ رسول تو کسی فرشتے کو ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے نزدیک یہ بڑے تعجب کی بات تھی کہ انہی جیسا انسان نبی ورسول بنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے سامنے اپنی نبوت کا دعوی پیش کیا تو انھوں نے آپ کی نبوت سے انکار کی جو وجہیں بیان کیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ بشر ہیں چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ یعنی جب لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت کا پیغام آیا تو اس پر ایمان لانے سے ان کو اس خیال نے روکدیا کہ کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنایا ہے؟۔

وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے دیکھکر اور اپنے کام کاج کیلئے بازاروں میں چلتے پھرتے دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے کہ بھلا یہ کیسے پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا مقولہ سورہ فرقان میں نقل فرمایا ہے وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ (سورہ فرقان پ۱۸) یعنی کافروں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھاتا ہے بازاروں میں چلتا ہے اس کے پاس کوئی ایسا فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کے ساتھ رہ کر لوگوں کو ڈرایا کرتا یا اس کے پاس غیب سے کوئی خزانہ اترتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھاتا۔ اور ظالموں نے کہا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کردیا گیا ہے" اس کے جواب میں کہا گیا نادانو یہ باتیں پیغمبری کے خلاف تھوڑا ہی ہیں کھانا پینا اپنے کام کاج کیلئے بازار میں آنا جانا ہر انسان کے لئے لازمی ہے

"پیغمبر" خدا نہیں ہوتا، بلکہ انسان اور خدا کا بندہ ہوتا ہے۔ اسلئے انسانی حیثیت سے جو ضروریات دوسرے انسانوں کے ساتھ ہیں وہ اس کے ساتھ بھی ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ جتنے انبیاء مبعوث کئے گئے تمام کے تمام کھانا کھاتے پانی پیتے بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ۔ (سورہ فرقان پ۱۸) یعنی جتنے پیغمبر تجھ سے پہلے ہم نے بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور اپنے کام کیلئے بازاروں میں آتے جاتے تھے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ (سورہ انبیاء پ۱۷) یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر و رسول بنا کر بھیجے ہیں وہ سب انسان تھے جن کے پاس ہم وحی بھیجتے تھے اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے معلوم کر لو اور ہم نے ان کا جسم ایسا نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ دنیا میں زندہ رہنے والے تھے۔

نیز یہ اعتراض کہ انسان رسول اور پیغمبر کیسے ہو سکتا ہے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافروں نے ہی نہیں کیا تھا بلکہ آپ سے پہلے نبیوں کے متعلق بھی یہی معاملہ پیش آیا ان کے زمانے کے کافروں نے بھی اس پر تعجب ظاہر کیا سورہ ابراہیم میں ہے۔ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (سورہ ابراہیم پ۱۳) یعنی کافروں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح کے ایک انسان ہو اور چاہتے ہو کہ ہم کو ان بتوں کی پوجا سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے تو تم کوئی واضح دلیل ہمارے پاس لاؤ تو رسولوں نے جواب دیا کہ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ یعنی ہاں! بیشک ہم بھی تمہاری ہی طرح بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے نبوت اور پیغمبری کی عزت سے نوازتا ہے یعنی ہم بشر بھی ہیں اور اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر بھی ہیں۔ اب میں ذیل میں اگلے پیغمبروں میں سے بعض کے متعلق قرآن مجید کی ان خاص خاص آیتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے کافر اپنے رسولوں پر اسلئے ایمان نہیں لاتے تھے کہ وہ بشر تھے۔

حضرت ہود علیہ السلام جب حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی خبر سنائی تو ان سے اس وقت کے رؤسا و امراء نے بہت خفگی کا اظہار کیا اور تمام لوگوں کو انکی اطاعت سے روک دیا اور کہا کہ جیسے تم آدمی ہو ویسے ہی وہ بھی آدمی ہیں تم بھی کھاتے پیتے ہو وہ بھی کھاتے پیتے ہیں ہم میں ان میں فرق کیا ہے پھر وہ کیسے اللہ کے رسول ہو گئے اللہ نے ان کے متعلق فرمایا وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ (سورہ مومنون پ۱۸) یعنی قوم ہود میں جو امیر و رئیس کافر تھے اور جنھوں نے آخرت کے آنے کی تکذیب کی تھی اور جن کو ہم نے دنیاوی زندگی دی تھی انھوں نے کہا کہ یہ شخص ہمارے ہی جیسا ایک انسان ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو وہ بھی کھاتا ہے جو تم پیتے ہو وہ بھی پیتا ہے

اگر تم نے اپنے جیسے انسان کی اطاعت کرلی تو گھاٹے اور خسران میں رہوگے۔

حضرت صالح علیہ السلام | حضرت صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کے سامنے اپنی رسالت کو پیش کیا اور کہا کہ میں اللہ کا پیغام لیکر آیا ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو اور میری رسالت کے قائل ہوجاؤ تو اس وقت قوم نے جواب دیا اِنَّمَا اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (سورہ شعراء پ ۱۹) یعنی لوگوں نے کہا کہ یقیناً تم پر کسی نے جادو کا اثر ڈال رکھا ہے تم تو ہماری طرح کے ایک انسان ہو (رسول کیسے ہوسکتے ہو) +

حضرت نوح علیہ السلام | حضرت نوح علیہ السلام نے بھی جب اپنی قوم کو ہدایت کا پیغام پہنچایا اور ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی تو قوم نے آپ کا انکار کیا اور وجہ یہی بیان کی کہ یہ تو ہماری ہی طرح کے بشر ہیں۔ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِهٖ جِنَّةٌ الخ (سورہ مومن پ ۱۸) یعنی اس قوم کے رئیسوں نے کہا کہ یہ تو تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہے جو تم پر برتر ہو کر رہنا چاہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کوئی رسول بنا کر بھیجنا چاہتا تو ملائکہ کو بھیجتا (انسان کا نبی ہونا) تو ہم نے اپنے باپ دادوں سے نہیں سنا اس کو جنون ہوگیا ہے۔

حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام | اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے برادر حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے پاس ایمان وتوحید کی تبلیغ کے لئے گئے تو اس نے بھی نفی میں جواب دیا اور کہا کہ یہ دونوں تو ہمارے جیسے انسان ہیں ہم ان پر کیونکر ایمان لاسکتے ہیں۔ اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ (سورہ مومنون پ ۱۸) یعنی ان دونوں آدمیوں پر ہم کیونکر ایمان لائیں جو ہماری ہی طرح کے آدمی ہیں اور ان کی قوم کے لوگ ہمارے غلام ہیں۔

نتیجہ | قرآن مجید کی ان مذکورہ بالا آیتوں اور ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیتوں سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ خاتم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام دوسرے پیغمبر سب کے سب بشر تھے اسی واسطے کافروں نے ان کو اللہ کا رسول اور پیغمبر ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ بشر پیغمبر کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کی زبانی اس غلط عقیدہ کی تردید کی اور بار بار اعلان کرایا کہ اے پیغمبر ان کو سمجھاؤ کہ بیشک ہم انسان اور بشر ہیں اور وہ بھی تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں لیکن اس کے باوجود ہم میں اور تم میں فرق یہ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہدایت اور اپنی رضامندی کا راستہ بتلانے کیلئے اپنا رسول بنالیا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے وحی نہیں آتی اور ہمارے پاس اس کی وحی آتی ہے تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ بشر پیغمبر نہیں ہوسکتا بلکہ بشر کو ہدایت اور تعلیم دینے والا تو بشر ہی ہونا چاہئے تاکہ وہ ان کی ہر بات سمجھ بوجھکر ان ہی کے ساتھ رہ کر عام فطری امور میں انھیں کی طرح اپنی زندگی گذار کر ان کی اصلاح کرے اور معاشرت کے طریقے بتلائے یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم خود تو بشر ہو لیکن اپنی رہنمائی کیلئے ایک دوسری جنس کی تلاش کرتے ہو۔ اس خیال کو چھوڑ دو ہم پر ایمان لاؤ۔ ہماری تعلیم پر جو ہم خدا سے سیکھکر تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں عمل کرو تاکہ تم کو دونوں جہان کی بھلائیاں حاصل ہوں۔ (باقی مضمون صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ ہو)